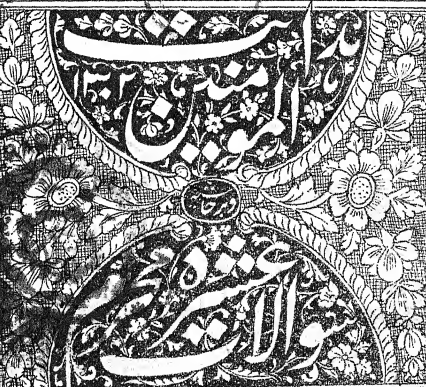


بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي جعل في كتابه ما لا يحصى من العجائب والبركات



التي لا تحصى من العجائب والبركات

در مطبعه ضدع هو مطبوع

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 لاکھ لاکھ شکر ہے
 اوس خالق نے بنا یا ہمیں
 کہ جسے ہمیں ایمان عطا کیا
 کیا اور ایسے ہی ہمارے
 بہت ہیں ایسے ہی ہمارے
 غلام ہیں اور ہم ان
 کے اور ایسے ہی ہمارے
 ہمارے ہی ہمارے ہی ہمارے
 ہمارے ہی ہمارے ہی ہمارے
 ہمارے ہی ہمارے ہی ہمارے

داخلہ نمبر	۱۹۷۰
فن نمبر	الف ۲۵
کتاب نمبر	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راہ نمبر پچھلایا ہمیں	شکر خدا جس نے بنا یا ہمیں
راہ بتائی ہمیں تسلیم کی	غم میں ہمیں صبر کی تسلیم کی
اوس پر عمل جو نکر ہی ہو بیٹ	بہج دیا ہم کو قرآن و حدیث
جس پر ہو اختتام نبوت کا کام	اوس کے نبی پر درود و سلام
جیسے کہ کھوٹا اوکھرا ہو جدا	دین میں سنت کو کسوٹی کیا
جو رہے راضی اور کیا سرفدا	راضی ہے اولاد ہی اس کے خدا
جان کے جانے سے بھی مارا فم	صبر میں ایسے تھے وہ ثابت قدم
سر دیہاؤ سکا نہ کھٹ گیا	شرع کے جو حکم کا تابع نہ تھا
راہ نشین ابن علی پر تو چلا	جب تین بار یارب تو صبر کو جلا
شرع روہون اونکو جو میں خیر خواہ	دشمن حسنین کا کر و سیاہ
شرع محمد کی جو تابع رہے	دوست وہی انکا حقیقت میں ہے

جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اوس کے آل و اصحاب پر ہزار ہزار درود اور سلام صحیح و شام بھیجا کہ یوں ہوا اس کے بنا جا رہے

اوس کے جواب میں فارسی زبان میں
 صلوات علیہ وآلہ وسلم کے حدیث میں مذکور ہے
 کہ جو لوگ کہیں کہیں
 اللہ تعالیٰ کے فضل سے
 اوس کے جواب میں

وایں ان کو دین سوک کے بیکار بن گئے صورت غم والہ اس کے اور کے اور بس کو جو زمینیں میں دینا اور کو ترک کر کے اور زمینیں زمین کے میں

این پرونده پیوسته به پرونده شماره ...

[illegible]

وَالْبَارِئُ
وَالْحَلِيمُ
وَالْعَزِيزُ
وَالْقَبِيلُ
وَالْمُهَيَّمُ
وَالْمُنِيرُ
وَالْمُبِينُ
وَالْمُبْدِي
وَالْمُعْزِزُ
وَالْمُغْنِي
وَالْمُجِبُّ
وَالْمُكْرِمُ
وَالْمُقْسِتُ
وَالْمُؤْتِنُ
وَالْمُؤْتَمِرُ
وَالْمُؤْتَمِرُ
وَالْمُؤْتَمِرُ

قَالَ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ
عَلِيٌّ وَكَانَ مَعَهُ
مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ
وَأَوْفَى مُحِبِّهَا
عَلِيٌّ وَكَانَتْ
الْبَيْتُ وَالْبَيْتُ
وَالْأَنْسَاءُ
الْأَقْبَلُ
مِنْهُمْ
وَأَوْفَى مُحِبِّهَا
عَلِيٌّ وَكَانَتْ
الْبَيْتُ وَالْبَيْتُ
وَالْأَنْسَاءُ
الْأَقْبَلُ
مِنْهُمْ

ایک گہرا راجا و مال سے فدا کیا اب جو کوئی خلاف شرع اور بدعت کے کام کرے کہ حضرت امام حسینؑ
راضی کیا جاوے تو وہ ہینئر لہزید کی مخالف حضرت امام حسینؑ کا ہے اور یہاں اپنی عقل سے پوچھو کہ
اس تعزیر کے بنانی اور مرتبہ کے کانے سے کیا حاصل ہوتا ہے سوائے ذلت اور شکست اور
ہینئر مہول مہول جہاں کچھ اور بھی نغمہ ہو کہ کوئی جہاں میں اپنی بزرگی اور دوست کی فخر اور تہرہ جو ہم امام
سویا میں کشا ہر یا شکست اور سوگنا ماشی اور مہول سے سرسبز اربلی ہو جو کو نام لی لی منہد اور مسلمان کے
مسلمانی زبان یہ ملتا ہو اور لوگ اس طرح اکبار کہہ میں شہر تہرے میں پر برسوں گزری تہرے میں شرم نہیں
آتی تہرے میں شرم ہو تہرے میں بھی ایسی پر سچ ہے کہ ایسی لوگ نیند کہ نہا نہیں خدا جانتا ہے
منہد و کونسا ہو کہ تہرے میں کیا کیا ملتا ہو کہ تہرے میں بزرگی میں جنگی ہوگی اگر تہرے میں عراب پہا کی کوئی
ایک بات بتا کہ تمام شہر میں نکالی اور اگر آگے اسکو مارا روگالی کہاں کے کو بیان کرے اور تہرے میں
عورتوں کے نام سے تو تم لٹ مارنیکو موجود ہو اور شرم میں خوب جاوے تو حضرت امام حسینؑ کا
اپنے ہاتھ سے چال کرتی ہو کہ اللہ ہے حسینؑ اپنی فلت ہو اور میں امام کی تعریف پوچھو اور جو کام
یہ نیند مردود نے کیا کیا کیا تھا تم ہر سال شہر میں کرتی ہو ذرا خدا سے ڈر کہ کوہ نیند کا کام ہے
یا امام حسینؑ کا اور تم سے پوچھ میں کہ یہ تہرے میں اور نفع بنا کر اور کوہ نیند میں ایجا کر سکود کہاں
ہو اور سنا کہ ہوا اگر کسی کو فریاد کرتے ہو تو یہ یہ میں نہیں ہو کہ ہم اس سے جا کر لڑ میں اور اگر
ناو آف و کونسا ہو تو سیکڑوں ہر سوکھ فضیحت کرتی ہو کوئی ایسا منہد اور مسلمان اب باقی
نہیں ہا کہ اور سوکھ جانتا ہو کیا سال بہ میں یہ تہرے میں کچھ حال میں اور جو کچھ کہہ دو کہ
دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اگر وہ غم کے لئے عقل اور شرع کی رسی کوئی پھر بنانی درت نہیں کری کہ ایسے

فایما

میں نے اس سے

کے حقوق ہے

داوربان

فری اور ہوا

اور وایت

هذه العبد
مستوفى

من اخذ
منه وثق

عَلَيْهِ

رو میں کسی نے نہیں انکالی تم کو روئیں گی یہ تدبیریں خوب سوچیں اور جو کو قرآن کریم میں جانتی تو
ترجمہ قرآن شریف کا تہذیبی فن میں نئے اور تعزیر کے عوض کوین نہیں پڑ لیتو کہ جس سے کوین اور دنیا کا
کام بنیاد اور دوا نہ مناسب کچھ اوس کو حضرت امام حسین بھی ہمیشہ بہتر ہوتا ہے اور اگر کسی کو
اس مقدمہ میں شبہ کرنا ہو کہ مرثیہ دورست ہے دیکھو حضرت ابی فاطمہ نے اپنی باب کے غم میں بھی
کئے میں نے کہیں نہیں اور حضرت امام کچھ غم میں بھی جن وغیرہ روایت ہے اور کا جواب یہ کہ تمہارا اور
دور میں اس بات میں متناقض ہے چہ قدر رومی اور ہنسی میں اوسکی اتنی حقیقت ہے کہ اپنی تنہائی کو اپنا اور
میت کے اوصاف میں دیکھو شعراء اختیار ایسے بلا قید کہیں بھی ہو ٹکلی کچھ اور کئی گہرشی کی خرید نہیں
اور وہ اوسکی واسطے مال اور سوداگر کی اور ساز گئی اور تاریخ کا اور دل جو ابی اور ابی مقرر تھے انہیں جملہ

10

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

۶
آدمیوں کی موت
اور غریب سے ملنے
پین دس پانچ
تکلیف میں بیخون
کے صبح کرنے میں
اور صبح طرح کے
سوز اور شرم
خدا نے اور

ادویش اور امن اور ملکی صورت غم اور ملکی ہمارے بیٹے کی پرورش اور ملکی بہن اور ملکی بہن کے ساتھ رہنے کا حکم ہے۔

کلمہ پوری ہے سے حق تو یہ ہے
 دلائل کی سیو کا بیان
 کہتا اور کہنے
 ظن کہ اندر میں ہوت
 عینک کہ تعلق نے
 یحییٰ الرافضی
 ان اللہ لا
 ہے کمال اللہ کا

یہ حدیث ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں ایک کھجور کا پتھر لے کر اپنے منہ میں ڈال رہے تھے۔

است کا سر کاٹی ڈالتا تھا کہ امام فی ان کی سر کی عوض اپنا سر عیناً قبول کیا اور عاقبت میں ہی امام کی سر میں سی ہاری گناہ کی سند صافی کی نہیں ملی کہیں قرآن و حدیث میں نہایت آیا ہی کہ قیامت کو تہا ہی گناہ امام کی سر عوض بخشی جاوے گی جہاں خدا اور رسول لی اس کی ذکر کیا ہے یہ کہا ہی کہ جو کوئی ایمان لاوی اور پہلی کام کری اسکو خود بخشی گا پہلا اتنا سمجھو کہ دنیا اور دین میں کوئی ادنیٰ تو کسی دوسرے گناہ میں مارا ڈالا نہین جاتا اللہ ہاری عوض امام کو کیوں مارا تا اٹھی ہاری ہزار ہزار تو بہ نوز باسد گناہ ہم کرین اور امام ماری جاوین ای نادان حضرت امام حسین نے اپنا سر اللہ کی واسطی دیا ہی کہ اسداوسے راضی ہوگا اور ادا کی شہادت دے دے جہاں میں یہ جو مخالف شرع اور بدعتی تھا اسی واسطی کسی تاجدار ہی قبول نہ کی کہ دین کا نقصان نہ ہو جان کیا لیکن ایمان نہ جائی سبحان اسداوسے خباب پاک کی کیا تعریف کہی پاک تر ہے قبول اسد کہ ایسی ہی کہ میں نہیں کاھوں امام ہی کہ اسد کی جان اور مال سے غلام تھے تعزیر نہانے اور یہ دینی سی کیا نسبت ہت کو چاہی کہ اپنی امام کی پیروی کرین محبت اسی کا نام ہے کہ اپنے امام کو باغی ہوچی دیکھو نماز مقرر ہی امام کی اگر نماز میں کوئی پیچھی موقوفت نہ کری تو اپنی نماز ہی کھوئی اور اسکو امام ہی مخالفت ہوچی پہلا حبیبناہین امام کی موافقت فرض ہی ایمان میں امام کی اس سے اولیٰ تر ہی اب ذرا تو آنکھیں کھولو ہوش سنبھالو کہ پیچھی ایسی امام کی کیا کر ہی موقوفت یا مخالفت اور بعضی جاہل جو آپ کو دلیل میں بڑا پاکو چتی ہیں و کیوں طوطی زیر گناہ گتی ہیں کہ دیکھو صاحب تعزیر کی بڑی قبولیت ہی محرم و دوز باغی ہی کہ ایک رات میں آپ چچا کی اٹا ہی پر لٹایا ہوا تھا گیا دیکھتا ہوں کہ امام کی چوتری پر بہت سے مشعلین روشن ہیں

یہ حدیث ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں ایک کھجور کا پتھر لے کر اپنے منہ میں ڈال رہے تھے۔

یہ حدیث ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں ایک کھجور کا پتھر لے کر اپنے منہ میں ڈال رہے تھے۔

یہ حدیث ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں ایک کھجور کا پتھر لے کر اپنے منہ میں ڈال رہے تھے۔

کجاست پزیریدہ
 اس طرح بنو کا بیٹا
 ہوا اور قابل
 دود کرنے کے
 ہوا اور بوجہ
 حالت کلب
 کی تفسیر کیا
 ہوا اس نے
 عطا

کے متذکرین مددگار فرمیں دارالعلوم دیوبند کی طرف سے طلبہ کے لئے ایک مدرسہ کراچی میں قائم کیا گیا ہے۔

بیت
اور دوست
تتمایان نیست
کس طرح که پیونجا
گیانے رسولہ
شیخ عبدالقادر
اور شایان کمال
اور فانی درود کمال

ہین بینا پختہ کیا
 اور لائے گی دہشت
 کے اور کے کے پچھ
 سے اور نہ سوا خدا
 قابل دور کی
 ذہن کو چلے کہ
 ہر جید کہ اور
 دور کا پختہ کیا
 لیکن ہدی پر خدا خود

ہی خدا ثواب کیا اور کسی ولی کی واسطی ہر خاصہ میں کیا اور حدیث میں آیا ہے کہ جبر نصف
 ایمان اور نام کو کہیں چالیسواں حصہ ہی ایمان کا ٹکڑا اور پھر خبر خدا نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان
 مصیبت میں جبر فرع کی مقام میں اس کلی کو انا مدبار بار کہی اسرار کو اچھا بدل اوس
 مصیبت کا دی اور راجہ اور ثواب اسکا ذخیرہ رہی اور رسول خدا کی کہا ہے کہ ہمارا حق کو اسد تھا
 فی چیز دی ہے کسی اگلی امت کو ہنر ہی کلمہ انا ہے کہ مصیبت کے وقت کہتے ہیں اے اللہ اے میں
 خود حضرت امام علیہ السلام ہی روایت ہے کہ پیغمبر خدا فی فرمایا کہ جب مسلمان کو مصیبت پہنچی اور بعد
 مدت کی اور سکودہ مصیبت یا وہی اور نبی سرگیا پر انا للہ وانا الیہ راجعون کہی تو
 اسد تعالیٰ اور سکودہ جزا نہ ہفتا ہی گویا وہ مصیبت ہی پہنچی الغرض جب مصیبت کے وقت قرآن میں
 صبر کرنے اور انا نہ کہی پر شہادت اور صلوات اور رحمت اور اہمیت مقرر ہوئی اور پیغمبر اور امام کی ہی
 قول ہی مصیبت میں انا نہ کہی کا حکم معلوم ہوا تو صاف پہچان لیا کہ جو اسکی خلاف بجای صبر اور
 انا نہ کی قائم اور مزید اور تعزیر مقرر کری وہ اس شہادت اور رحمت اور صلوات کی نصیب ہے
 اور آہ سی گمراہ اور خدا رسول ایمان کی کہی اور طریق ہی باہر ہر آسمان جیہ تکوین حضرت امام کی
 مصیبت یا وہی تو یہی لازم ہے کہ موافق حکم خدا اور رسول اور امام کی صبر کرنا اور انا نہ پڑھو بری مصیبت
 کی بات ہو کہ خدا کا کہنا نا تو پیغمبر کا نام کا اور کہا نا تو احسان اور دلگیر اور حیائی اللہ کی
 محبت کا دعویٰ کرو قرآن اس محبت اور اس اعتقاد کی یہ تو صاف مخالفت اور دشمنی ہے اور مخالفت کے
 محبت کا دعویٰ کرنا اور اپنے میں محبت میں شہر کرنا عقلا و اتع اور خدا نا دانی اور جان کو دی کہ تم میں
 اولیٰ حکم اور سر کی باتوں کو اور انکے ہستی میں اور بن جہل اسکو خوش ہو کر جہلا میں اور سرگیا اور پیہر گز

لا احق من الله
 مصیبت کا دعویٰ
 وہ من اجل
 روایت ہے
 اس کے کہ فرمایا
 صلوات علیہ وسلم
 خدا نا تو غم کے کہ
 ۲۶
 سوائے خدا کی ہی
 اگر نہ نا تو غم کے کہ
 کہے اندازہ ہو سکے
 ہے اور سوائے
 نہیں کہ خارج ہو
 وہ متعلق ہوا
 ہر کے چلے
 ہر کے جو ہاں

کہ جیہ کیا نا ہو
 اسکو فتح کرنا اگر
 کہے کہہ دے کہ
 لے گئے کہہ دے کہ
 کہی نہ ہے اور ہی
 جی تو شک ہے
 جواب

جواب اسکا ہے
 کہ اسکا دفع
 خلاف اسکا ہے
 میں اپنے صاحب
 کے واسطے ایک چیز
 لینے اور بیچنے
 کر لینے کہ کیا ہو چکا
 تو میں نے یہ سب
 چھوڑ دیا

منقول نہیں کہ تو اور اسی طرح مشرکین کی حدیث میں منع آیا ہی چنانچہ کتاب ابن ماجہ میں یہ حدیث ہی کہ
 فَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمْ يَأْتِ بِشَيْءٍ يَنْهَى عَنْهُ إِلَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ مَرَّةً ثَلَاثًا يَنْهَى عَنْهُ مَرَّةً وَاحِدَةً يَنْهَى عَنْهُ مَرَّةً وَاحِدَةً يَنْهَى عَنْهُ مَرَّةً وَاحِدَةً
 اور پاکو تو اسکو مکروہ نہ کیا کیونکہ یہ امر ظاہر ہے کہ اگرچہ حدیث میں منع ہے مگر وہ مکروہ کا نام نہیں لیتا
 اور اگر اہمیت طبعی کے خلاف نقل اور شرح میں آپ کو منع بھی اور پیغمبر اور امام سب اس طرح کا حکم کرتے
 آئی ہیں اور عین مصیبت کے وقت پیش میں خلاف شرع اور عقل سے باز رہتی اور فقط انصاف ہی نایا
 چہرہ متغیر بنا ناخلاف شرع اور حکم نہیں ہے اور صبر ہی سمجھو وہی ہے کہ جہاں تک کیفیت واقع ہو جائے
 مصیبت لگتی ہے تو ہر قسم ترک سکنایت اور بخرع فرغ صبر میں نہیں گنا جاتا بلکہ اسکو تسلی اور تسلا
 کہتی ہیں اور اسی واسطے حکمانی کہا ہی کہ جو کسی کو اس بات کی تکلیف دی جاوے کہ ہمیشہ مصیبت پر
 رویا پیش کریں وہ تکلیف بالا باطنی ہے جو کسی سے محبت اور تضرع واریوں کہا جاوے گا ایک مہینہ پہر
 متواتر نام کی غم میں رہا کریں نہ کھکھ کا دور و نہ ستوار تر نہ و یا جہاں کہ خالک اللہ تعالیٰ کے تختین
 الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَانًا بَلْ عَتَيْنَاهُمْ مَرْثَةً تَزُكُّونَ وَأَنْتُمْ
 نہ سمجھو جو لوگ ایسی لڑائی میں لڑیں مگر زندگی میں اپنی سبکی یا پس مندی میں خیریت
 بِمَا أَنْهَى اللَّهُ مِنْ خَصْمِهِ وَلَا يَسْتَشْفِرُونَ بِالَّذِينَ كَذَبُوا لَهُمْ مِنْ خَلْقِهِمْ
 خوف کھاتے ہو کہ اگرچہ خوشی کئی میں اور سپر ہو یا انکو اللہ اپنی فضل جو خوشی پہنچے گی
 طرف سے جو باہمی نہیں پہنچے ہیں سچی سچی کہ وہ دہی کوئی نعمت اس بات سے معلوم ہوا کہ اللہ
 کہا کہ یہ خوشی ان کی نہیں بلکہ انکو نعم اور رنج نہیں ہے اور یہ سچ ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام

چھوڑ دیا
 پر اور عین مصیبت
 کا وقت ہے اور جب
 اس صاحب لینے
 وقت سے وہ کام
 کر لینے میں جانتے
 میں کہ یہ اس سے
 میں ملوٹے اور
 جو انہی اس سے کرنا

۲۷
 اور جو اس حال میں
 ہفت صبر میں یکساں
 میں اور اگر ایسی
 میں تمام برائیاں
 فرق ہے ان میں اور
 ہر ای قریب حرام کے
 سے اور کرنے والا

یہ ہفت
 انکسار
 اعلیٰ ہوا
 بار
 ہر وہ کہ
 فعل اسکا
 کہ وہ کا
 کہ وہ کا
 کہ وہ کا
 کہ وہ کا

۲۹

بایں اوسکی پیکس ہر یک باتین عین حق کی وقت نہ چاہئیں چہاں سیکڑ ورنہ سون کی بعد ہر سال
کرنا اور دوسری باتین میں خدا فرماتا ہی وہن تو عیب حق ملے انرا اھیم لا آمن سفہ لکھنہ
اور کون پسند رکھی ملت اہر ٹیم کو مگر جو بی دتوف ہونی جی اھی صحیح بخاری اور سلم میں یہ پیش کی پیغمبر
فی فرمایا حق احللت فی امرنا کھذا اما لیسر حقہ فحقو د یعنی جو کوئی نبی بات
نکالی ہماری دین میں جو اوس میں نہ ہو وہ مردود ف اس حدیث سی ثابت ہوگا جو کوئی پیغمبر
دین کی کاموں میں کافر کرنا احکام نہ کرنا اپنی طرف سی کوئی نبی بات مقرر کی کہ جسکی اصل بھی نہیں
ثابت ہو اور اپنی طرف سی او اب اور غداں کسکی میں نہ ہو کہ تو وہ ضریر مرد کہ پیغمبر میں نہ کیا اور سوچی
بات موجود ہی اول تضرع بنائیں بات دین میں کسی پیغمبر یا نام شہید ہونی کی سی شرع میں
تضرع یا شہدہ یا چوتہ اور کچھ سو اوسکی بنانا نہیں آیا اور بغیر باتین تخری کی الی مقرر کرکین میں

بایں اوسکی پیکس ہر یک باتین عین حق کی وقت نہ چاہئیں چہاں سیکڑ ورنہ سون کی بعد ہر سال
کرنا اور دوسری باتین میں خدا فرماتا ہی وہن تو عیب حق ملے انرا اھیم لا آمن سفہ لکھنہ
اور کون پسند رکھی ملت اہر ٹیم کو مگر جو بی دتوف ہونی جی اھی صحیح بخاری اور سلم میں یہ پیش کی پیغمبر
فی فرمایا حق احللت فی امرنا کھذا اما لیسر حقہ فحقو د یعنی جو کوئی نبی بات
نکالی ہماری دین میں جو اوس میں نہ ہو وہ مردود ف اس حدیث سی ثابت ہوگا جو کوئی پیغمبر
دین کی کاموں میں کافر کرنا احکام نہ کرنا اپنی طرف سی کوئی نبی بات مقرر کی کہ جسکی اصل بھی نہیں
ثابت ہو اور اپنی طرف سی او اب اور غداں کسکی میں نہ ہو کہ تو وہ ضریر مرد کہ پیغمبر میں نہ کیا اور سوچی
بات موجود ہی اول تضرع بنائیں بات دین میں کسی پیغمبر یا نام شہید ہونی کی سی شرع میں
تضرع یا شہدہ یا چوتہ اور کچھ سو اوسکی بنانا نہیں آیا اور بغیر باتین تخری کی الی مقرر کرکین میں

[illegible][illegible]

اس چو کی / شهید اور / پیر و پادشاه / واسطه دست نین / میوطن خرم / اندک اندک / چنانیست / اور کی / اندک اندک / پیر و پادشاه / اس چو کی

